



Digital Rights Foundation
"KNOW YOUR RIGHTS"

سفارشات : پاکستان میں ہراسمنٹ کے خلاف قوانین

ان سفارشات کو ہراسمنٹ کے مسائل پر کام کرنے والے مختلف شرکت داران کے ساتھ بابمی مشاورت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ ڈیجیٹل رائٹس فاؤنڈیشن کا یہ ماننا ہے کہ قوانین صحیح سمت میں آئن لائن اور آف لائن مقامات پر ہونے والے ہراسمنٹ کو مخاطب کرنے کے لیئے کیلئے منظور کئے جاتے ہیں، تابم موجودہ فلسفہ قانون کے نقطہ نگاہ اور ہراسمنٹ کی بھینٹ چڑھنے والوں کے تجربات کے تنازع میں اگر دیکھا جائے تو یہ قوانین اپنے دائرہ کار اور عمل داریوں پر پورا نہیں اترتے۔ ہمارا مقصد ایسے قوانین کی سفارشات اور ان میں تراجمیں کو پیش کرنا ہے جو ہراسمنٹ کا شکار ہونے والے لوگوں خصوصاً خواتین اور جنسی اقلیتوں کے حقیقی اور براہ راست تجربات کے پس منظر میں قائم ہوں۔

الف۔ تعریفیں

- مقام کار پر خواتین کو پراسار کرنے کے خلاف تحفظ کا ایکٹ 2010 (بعدازماں ”ہراسمنٹ ایکٹ“ کے نام سے منسوب) کی شیق میں، شکایت کنندہ کی اصطلاح میں خواجہ سراؤں کو شامل کرنا چاہئے اور اس ایکٹ کو دو طرفہ جنسی حدود سے ماورا ہونا چاہئے۔

ہراسمنٹ ایکٹ کی شیق میں درج ‘مقام کار’ کی تعریف کو دفتری مقامات سے منسوب حالات سے آگے وسعت دینی چاہئے، جیسا کہ دفتری معاملات کیلئے بیرونی مقامات پر آمدورفت، آجر کی طرف سے مہیا کردہ متبادل اور ریائشی مقامات، اور مقام کار کی تعریف کو مزید وسعت دیتے ہوئے تعلیمی اداروں میں شامل غیر رسمی ادارے جیسے مدرسے، ٹیوشن سینٹر، ووکیشنل سنٹر اور سپیشل ایجوکیشن سکولوں کو بھی شامل ہونا چاہئے۔

- ہراسمنٹ ایکٹ کے تحت، ہراسمنٹ کی اصطلاح کو مزید وسعت ملتی چاہئے۔ ‘جنسی ہراسمنٹ’ سے توجہ کو، جنسی بنیاد پربر قسم کی ہراسمنٹ پر مرکوز چاہئے، یعنی جنسی بنیاد پر ہراسمنٹ کو اس بات سے ماورا ہونا چاہئے کہ آیا وہ جنسی ہے یا غیر جنسی۔

- ہراسمنٹ ایکٹ کے تحت آجر اور ملازم کے تعلقات کا اطمینان بخش ہونا ضروری ہے جیسا کہ اس ایکٹ میں خواتین کو غیر روایتی اور غیر رسمی مقام کار سے استثنی حاصل ہو۔

ب۔ انکوائری کمیٹی کے افعال میں اصلاح

- براسمنٹ ایکٹ کے تحت درج کروائی جانے والی شکایت کے عمل کو معلوم افراد کیلئے قابل رسائی ہونا چاہئے اور براسمنٹ کا شکار ہونے والے کی ضرورت کے مطابق ادارے اور محتسب دونوں کی جانب سے خصوصی رپنمائی باہم پہنچنی چاہئے۔
- قواعد کو شفاف بنانے کے طریقہ کار میں جامع اصلاحات لانی چاہئیں۔
- اجتماعی اصول کی طریقوں کی پابندی، قانونی کارروائیوں کا انتظام اور قانونِ شہادت کو مؤثر طور پر لاگو ہونا چاہئے۔
- جب براسمنٹ کا شکار ہونے والے کو یہ لگے کہ انکوائری کمیٹی غیر جانبدار نہیں رہی تو ایسی صورتوں میں ایکٹ اس بات کی اجازت دے کہ مقام کار سے ایک آزادانہ کمیٹی کا قیام عمل میں آئے۔
- انکوائری کمیٹی کی تشکیل میں کم از کم دو خواتین کا شامل ہونا لازم قرار دیا جائے۔
- مظلوم کی فلاح و بہبود اور حفاظتی طریقہ کار اور اس میں رازداری قائم کرنے کیلئے سخت قواعد و ضوابط کا نفاذ ہونا چاہئے۔

پ۔ محتسب کے دفتر کیلئے اصلاحات اور ان میں استحکام

- محتسب کے اختیارات وسیع اور حوصلہ افزا ہونے چاہئیں۔ محتسب کے پاس مندرجہ ذیل اختیارات ہونے چاہئیں۔

الف۔ براسمنٹ کے شکار ہونے والوں اور گواہان کے حفاظتی اقدامات کیلئے پروٹیکشن آرڈر جاری کرنا۔

ب۔ آجر کی طرف سے انتقامی کارروائی سے بچانا، بالخصوص نوکری کے خاقمے یا برخاست کرنے کی صورت میں۔

ج۔ جہاں اس بات کے شوابد موجود ہوں کہ ملزم اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کر کے گواہان پر اثر انداز ہو رہا ہے یا شوابد میں تبدیلی یا انھیں چھپا رہا ہے یا ہراسان کر رہا ہے یا انتقامی کارروائی پر اتر آیا ہے وہاں ملزم کو اس کی نوکری سے عارضی معطل کر دینا یا علیحدہ کر دینا۔

- محتسب کے احتساب کیلئے مؤثر طریقہ کار متعارف ہونا چاہئے۔ محتسب کا اپنے عملے سے ناجائز اختیارات کا استعمال کروانے پر باز پُرس ہونی چاہئے۔

- محتسب کے تمام دفتری عملے کیلئے باقاعدہ تربیتی نشستوں کی ضرورت ہے۔

- محتسب کے احتساب کیلئے مؤثر طریقہ کار متعارف ہونا چاہئے۔ محتسب کا اپنے عملے سے ناجائز اختیارات کا استعمال کروانے پر باز پُرس ہونی چاہئے۔

- محتسب کے تمام دفتری عملے کیلئے باقاعدہ تربیتی نشستوں کی ضرورت ہے۔

- شہادت کے قواعد اور قانونی کارروائیوں کے ضابطوں کے طریقہ کار کو بیان ہونا چاہئے تاکہ کارروائیوں کے معیار کا تعین ہو، مستحکم یقین کو فروغ ملے، اطمینان بخش اور صوابدیدی غیر جانبدارانہ سماعت اور قانونی عملداری کے تقاضوں کی تکمیل ہو۔ مقام کار پر ہراسان کرنے کے مقدمات کیلئے ثبوت کو قانونی معیار پر اتنے کو بھی واضح ہونا چاہئے

ت۔ ادارے کی ذمہ داری

- آجر کی جانب سے حکم عدلوی پر جرمانوں پہ ہرasmnٹ ایکٹ کی شق 11 کے تحت آجر کو سخت سزاوں اور زیادہ سے زیادہ جرمانوں پہ غور ہونا چاہئے۔ احکامات کی تعمیل کیلئے اداروں کی باقاعدہ نگرانی کا طریقہ کار ہونا چاہئے۔

- ہرasmnٹ ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت آجر کی ذمہ داریوں میں وسعت ہونی چاہئے جس میں باقاعدہ جنسی حساسیت پر تربیتی نشستوں کے اضافے، مقام کار سے خصوصاً جنسی ہراسان کرنے پر ادارتی پالیسی کے نفاذ میں وسعت، اور قانون کے مطابق احکامات کی تعمیل کا ریکارڈ رکھنے کی ضرورت پہ غورو خوض ہو۔

- مقام کار کا محفوظ ماحول مہیا کرنے میں ناکامی پر انکوائری کمیٹی یا ملزم ٹھہرائے گئے ملازمین کے افعال پر ادارے کو پوری طرح ذمہ دار ہونا چاہئے۔

- ادارے کی یہ ذمہ داری ہونی چاہئے کہ وہ مقام کار سے ہونے والی انتقامی کارروائی کے خلاف تحفظ

ٹ۔ ہتکِ عزت

- تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 499 اور 500 نیز بعدازماں PECA کے لیا جانے والا، کی دفعہ 20 کے تحت ہتکِ عزت کے وجوداری قوانین کو كالعدم قرار دینا چاہئے۔

- ہراسان کرنے کے مقدمات میں جب تک مظلوم کی ہراسان کئے جانے کی شکایت پر کوئی فیصلہ نہ آجائے تب تک ملزم کی جانب سے ہتکِ عزت کے ہونے والے دعوے پر عدالتی حکم التوا جاری ہونا چاہئے۔

- ٹرائل کورٹ کے جج صاحبان کے پاس ہتکِ عزت سے متعلق معاملات کے پدایت نامے ہونے چاہئیں اور مقدمے کی پیروی سے پہلے ہتکِ عزت کا مقدمہ خارج کرنے کے اختیارات ہونے چاہئیں جب تک کہ اس مقدمے کی کوئی معقول وجوبات نہ ہوں۔

ج۔ PECA کے تحت آن لائن پ्रاسمنٹ

- خواتین کیلئے ایسے حفاظتی سیل اور سہولت مراکز کا قیام عمل میں آئے جہاں سائز کرائم کا شکار ہونے والے ایف آئی اے حکام کی موجودگی میں نفسیاتی اور قانونی مدد حاصل کرسکیں۔

- PECA کی دفعہ 21 کے تحت بلیک میلنگ اور پرائیویٹ کے ان مقدمات کی فوری پیروی کیلئے خاص طریقہ کار کا قیام عمل میں لایا جائے جہاں بربنہ تصاویر کا فاش ہو جانے کا اندیشه ہو یا ایسا ہوگیا ہو۔

- شکایت کے طریقہ کار کے بر مرحلاً کیلئے اور مقدمات کے حتمی نتائج اور مقدمات میں تاخیر کرنے پر حکام کو سائز دینے کیلئے مقررہ وقت کو ترتیب دینا چاہئے۔

- ایف آئی اے حکام کی باقاعدگی سے جنسی حساسیت پر تربیتی نشستوں کا انعقاد ہونا چاہئے تاکہ بدف بننے والوں کیلئے ایک محفوظ مقام کا قیام عمل میں آئے جہاں وہ پہنچ کر آن لائن پرائیویٹ کی رپورٹ کر سکیں۔

- آن لائن شکایات کے اندرج کیلئے ایک خود کار نظام متعارف ہو، تاکہ ملک بھر میں تمام پاکستانی شہریوں تک ایک امدادی تدبیر کی دستیابی متعارف ہو؛ ایسے شکایتی اندرج کے نظام میں شکایت کنندہ کو شکایت پہ عمل درآمد کی آپ ڈیٹ اور پیروی کی دسترس بھی ہونی چاہئے۔

- مقدمات کے انجام میں تیزی پیدا کرنے کیلئے مزید پراسیکیوٹرز کی خدمات حاصل ہوں اور اس بات کی یقین دہانی ہو کہ ایف آئی اے پراسیکیوٹرز ان وکلا کیساتھ مل کر کام کریں جن کی خدمات نجی طور پر شکایت کنندہ کی جانب سے حاصل کی گئی ہیں۔

- ایک آزادانہ فرانزک ساخت کا قیام ہو جو ایف آئی اے کے دفتر سے باہر ہو، جو ایف آئی اے کی جانب سے حاصل کردہ ڈیوائیس سے متعلق تیسرے فریق کی تصدیق کے طور پر کام کرے اور جو ان ڈیوائیس کی تفتیش کی ذمہ دار ہو تاکہ شفافیت کو یقینی بنایا جائے اور کی شِق کے تحت جاری کارروائی میں کسی قسم کی آئے والی خرابی کو دور کیا جاسکے۔

- PECA کی شِق کا نفاذ ہوجو رازداری کی ضمانت دیتا ہے اور جو مجاز افسرخصوصاً تفتیشی افسر کو پابند کرتا ہے کہ وہ مظلوم، خصوصاً خوانین شکایت کنندگان کی رازداری کا احترام کرے، خصوصاً جب وہ اپنا بیان ریکارڈ کروانے اور ثبوت فراہم کرنے کیلئے آئیں۔

- PECA دفعہ کا نفاذ ہوجو عدالت کے پریزاٹنگ افسران کیلئے خصوصی تربیت فراہم کرتی ہے تاکہ عدالتی فیصلوں میں کسی بھی ہے بسطگی سے بچا جائے اس کے ساتھ ساتھ اس کا مقصد ایف آئی اے حکام کی صلاحیتوں کی تعمیر اور ان کی تربیت کرنا ہے تاکہ وہ صحیح طریقے سے ایکٹ کی شرافت کے نفاذ کے ابل ہوں۔

- حکومتی حکام کی جانب سے شہریوں کے ڈیٹا کا غلط استعمال، جس میں ڈیٹا حاصل کرنے کے اصل مقاصد سے ہٹ کر دوسرے مقاصد کیلئے اس کا استعمال کرنے پر سزاوں کا تعین اور اس سے متعلق معیاری طریقوں کا نظام متعارف ہو۔

- تفتیش اور عملدرآمد کے دوران افسران کا صحیح طریقوں پر چلنے میں ناکامی پہ انہیں سزا دینے کیلئے طریقہ کار وضع ہونا چاہئے۔

- نجی معلومات کی اشاعت یا اس کا ناجائز استعمال کرنے جیسی اعتماد شکنی کے سبق کے تحت فوجداری جرائم سے زیادہ معاشرتی غلطیوں کے طور پر اس کے ساتھ مٹا جائے۔

- مخصوص قوانین کے ذریعے بیرونی حکومتوں اور لوگوں کے ساتھ معلومات کے اشتراک کونظام کے تحت لانا اور اس کی آزادانہ نگرانی ہونی چاہئے نا کہ محض کی شِق کے نام سے ایک واحد فراہمی پر انحصار ہو۔

اس بات کو یقینی بنانے کیلئے اقدامات اٹھانا کہ ایف آئی اے حکام قوانین پر سختی سے عملدرآمد کرتے ہیں خصوصاً دفعہ 8 پر جو تلاشی لینے اور املاک ضبط کرنے سے متعلق ہے تاکہ یہ یقینی ہبھانی ہو کہ تحويل شدہ ثبوت کا تسلسل قائم ہے۔

ڈیجیٹل رائٹس فاؤنڈیشن سے متعلق

ڈیجیٹل رائٹس فاؤنڈیشن (ڈی- آر- ایف) پاکستان میں تحقیقی بینیادوں پر کام کرنے والا ایک رجسٹرڈ شدہ غیر حکومتی ادارہ ہے۔ اس ادارے کا قیام 2012 میں عمل میں آیا۔ ڈی- آر- ایف نے معلومات اور رابطوں کی تکنیک (آئی سی ٹیز) پر اپنی توجہ مرکوز کی ہوئی ہے تاکہ انسانی حقوق، جامعیت، جمہوری عمل داری اور ڈیجیٹل گورننس کو فروغ مل سکے۔ ڈی- آر- ایف خواتین کے خلاف آن لائن تشدد، آن لائن آزادی اظہارِ رائے اور ڈیٹا کے تحفظ جیسے مسائل پر کام کرتا ہے۔



Digital **Rights** Foundation
"KNOW YOUR RIGHTS"